ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار

ضوابط

(۱) عوام سے سالانہ قیمت دو روپیہ عا
شستاہی عہ
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت ضمہ
علاوہ اسکے جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور
ہوگا۔ اور اسلیے حضرات کے اسمائے گرامی
سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر
مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو
بچانا الزامات کی گرد و غبار سے اسلام کے منور
چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا
(۳) حضرت بابا نانک کی تعلیم کو نانک پنتھیوں
میں پھیلا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا
(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

نور

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۴ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ورڈوان | نمبر ۱۰

بابت ماہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء

مبارک باد

اس تقریب سعید سے کچھ دن پہلے
راکثر اخبارات کی برادری کے دو معزز
ممبروں نے جنکے اسمائے مبارک کو علی رغم کا مقدس لفظ مزین
کرتا ہے۔ ہمیں کہا کہ اب کی دفعہ احمدیہ پریس کی طرف سے
مشترکہ مبارکباد دی جائیگی۔ علیحدہ علیحدہ ضرورت نہیں
مگر بعد میں جسطرح اس تجویز پر عمل کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔
اسی طرح اس امر سے تجھے آگاہ کرنا بھی مناسب نہ جانا گیا
ورنہ ۱۷۔ فروری کے اخبار نور کا ٹائیٹل اس فرحت افزا
خبر سے مزین ہوتا۔ بعد میں دوسرے اشو کیساتھ مبارکباد
کا ضمیمہ لگایا گیا۔ جلدی کی وجہ سے بعض خریداروں کو
ضمیمہ نہ جا سکا۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ نور کا کوئی خریدار
اس فرحت افزا خبر سے بے خبر رہے۔ اسلئے دوبارہ اس
غیر معمولی مبارک باد درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خوشی اور مسرت سے بھرے ہوئے دل کیساتھ آج
ہمیں یہ موقعہ نصیب ہوا کہ ۷ جون ۱۹۱۵ء کو جو حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری صاحبزادی حضرت امۃ الحفیظ
صاحبہ کا نکاح جناب قبلہ نواب صاحب محمد علیخانصاحب کے
بڑے صاحبزادے جناب نواب محمد عبداللہ خانصاحب کے
ساتھ ہوا تھا۔ اب تقریب رخصتانہ پر خاکسار ایڈیٹر نور

مبارک باد

دلی ارادت اور خلوص قلب کیساتھ مخدومی و مکرمی حضرت
نواب صاحب اور ان کے سعادتمند فرزند ارجمند محمد عبداللہ
خانصاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام فضل عمر ایدہ اللہ
بنصرہ اور حضرت ام المومنین اور حضور کے خاندان کے
تمام ممبروں کو اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کے خاندان
کو مبارکباد عرض کرتا ہے ؎

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

مبارک باد

انبساط سے پر قلب کیساتھ ناظرین کرام
تک ہم یہ مژدہ پہنچاتے ہیں کہ ہمارے
واجب الاحترام بزرگ بابو جمال الدین صاحب ٹریفک
کنوینر کے صاحبزادہ برادر مکرم محمد اسمٰعیل کے ہاں اللہ تعالیٰ
نے ۱۹ فروری کو فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ احباب کرام
دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم اس مولود مسعود کو صحت و عافیت
کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے۔ اور خادم دین ہو کر والدین
کے لئے ٹھنڈک اور راحت کا موجب بنے آمین۔ حضرت
صاحب نے محمد اسحاق نام تجویز فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھیوں میں

اس نظیر ٹریکٹ کے متعلق جو سکھوں اور نانک پنتھیوں
میں تبلیغ کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ اتمام حجت کا موجب ہوگا
اس وقت تک اسکے لئے صرف ۲۰۰ کاپیوں کی درخواستیں
آئی ہیں۔ جب تک کم از کم ایک ہزار کاپی کیلئے درخواست
نہیں آئیگی ٹریکٹ شائع نہیں ہوگا۔ اس وقت تک
جو دو چار دوستوں کیطرف سے درخواستیں آئی ہیں
ان سب میں حوصلہ افزا درخواست مکرمی شیخ ہاشم علی
صاحب گرداور قانونگو کی ہے۔ اگر دو چار اور ہاشم علی
پیدا ہو جائیں تو یہ مفید ترین ٹریکٹ جلد چھپ سکتا ہے
ہماری دلی آرزو ہے کہ سکھ ایجوکیشنل کانفرنس جو ۱۱
و ۱۲۔ ۱۳۔ اپریل کو لاہور میں ہوگی۔ ہم دلی ارادت
اور خلوص قلب سے سکھ دوستوں کو یہ ہدیہ پیش کریں
خدا ہی ہماری آرزو کو بر لانیوالا ہے

دوستوں کیطرف سے اپیل کا خیر مقدم

نور کے گذشتہ اشو میں جو
دلسوز اپیل کیگئی تھی۔
الحمد للہ کہ بعض دوستوں
نے نہایت خندہ پیشانی
سے اسے لبیک کہا ہے۔ مگر زیادہ حصہ ابھی خاموش
ہے خدا جانے یہ دوست کس بات کے منتظر ہیں۔ کیا
اس سے زیادہ بھی کوئی نازک وقت آئیگا جس دوستوں

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب کے چھپ کر شیخ محمد یوسف کیلئے شائع کیا گیا۔
قادیان سے

مساوات اسلام

KHILAFAT LIBRARY

نکولسن اول زار روس ۱۸۵۶-۱۹۶۰ء کے سوانح زندگی مدت ہوئی ایک انگریز مصنف نے قلمبند کئے تھے۔ اس کتاب کی تمہید میں مصنف نے تہذیب انسانی کی ایک نہایت ہی بلیغ تعریف کی ہے۔ تہذیب شاندار محلوں دیدہ زیب عمارتوں اور محیر العقول ایجادات و اختراعات ہی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد نظام مدنیت کی وہ قوۃ انضباط ہے۔ جو زیردستوں اور زبردستوں کو ایک سطح پر لاکر انسانیت کے تمام وہ حقوق جو فریق غالب کو حاصل ہیں فریق مغلوب کو دلوا دیتی ہے۔ تہذیب کے اس تصور کو سب سے اول جس شخص نے خیال سے عمل میں منتقل کرکے قانون کا درجہ عطا کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار اسلام کی تاریخ پر نظر انتقاد ڈالتے ہوئے تہذیب کے اسی تصور کی توضیح حضرت فاروق اعظم کی زبان سے اس طرح کرتا ہے۔

"خدا کی قسم تم میں سب سے زیادہ ناتوان میری نگاہ میں سب سے زیادہ توانا ہوں گے۔ تا وقتیکہ میں ان کے حقوق ان کو دلوا نہ دوں۔ لیکن جو تم میں سب سے زیادہ توانا ہے میں اس کو سب سے زیادہ ناتواں سمجھوں گا۔ تا وقتیکہ وہ قانون کے آگے اپنا سر نہ جھکا دے"

ان الفاظ کے ساتھ حضرت فاروق اعظم کا دور خلافت شروع ہوا تھا۔ اور مقالہ نگار موصوف کو اعتراف ہے کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے ان الفاظ کا طلسم ٹوٹنے نہ پائے گا"

مسٹر لیڈر جن سے ناظرین کرام کو ہم نے کسی دوسری جگہ روشناس کرایا ہے۔ اپنی کتاب "خفایائے مصر" میں اسلامی مساوات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عمر فاروق اور جبلہ کے مشہور واقعہ پر اس طرح قلم اٹھاتے ہیں:۔

"عمر فاروق رضہ کے عہد میں ایک واقعہ پیش آیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں حقوق انسانیت کے لحاظ سے کامل اور قطعی مساوات کا اصول کس حد تک راسخ ہو چکا تھا۔ بنو غسان کا بادشاہ جبلہ حلقہ بگوش اسلام ہو کر بڑے طمطراق اور تزک و احتشام کے ساتھ حج کرنے گیا۔ دوران طواف میں ایک غریب زائر کا لباس اتفاقیہ طور پر بادشاہ کی گردن سے الجھ گیا جس نے پلٹ کر عالم غیظ و غضب میں اس غریب کے منہ پر زور سے طمانچہ رسید کیا۔ کہ اس کے کئی دانت جھڑ گئے۔ مظلوم دادخواہی کیلئے دربار فاروق میں حاضر ہوا۔ وہاں سے فوراً جبلہ کی طلبی ہوئی۔ جب جبلہ حاضر دربار ہوا۔ اور فاروق اعظم نے پوچھا کہ تم نے کیوں اپنے ایک مسلم بھائی کے ساتھ ایسی بدسلوکی روا رکھی۔ تو اس نے جواب دیا کہ یہ شخص میری اہانت کا مرتکب ہوا تھا۔ اور اگر حرم کا تقدس مانع نہ آتا تو میں اس کو جان سے مار ڈالتا حضرت فاروق اعظم نے یہ جواب سنکر ارشاد فرمایا کہ یک نہ شد دو شد! چوری اور اس پر سینہ زوری!!! اس ستم رسیدہ سے یا تو معافی مانگو۔ ورنہ قانون کی سخت سے سخت تعزیر کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جبلہ نے اپنے آپکو یوں کانٹوں میں گھسیٹے جاتے دیکھ کر کہنے لگا کہ میں اس سے کس طرح معافی مانگ سکتا ہوں۔ میں بادشاہ ہوں اور یہ تین کوڑی کی حیثیت کا ایک معمولی آدمی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ڈانٹ کر کہا کہ بادشاہ ہونے سے کیا تو دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے؟ تم دونوں مسلمان ہو۔ اور اس لئے قانون کی نظروں میں برابر ہو۔ جبلہ جلال فاروقی کی تاب تو نہ لا سکا۔ لیکن چونکہ جبلت سے مجبور تھا۔ اس لئے رات رات مکہ سے یہ کہتا ہوا نکل گیا کہ ایسی اسلام سے باز آیا جو بادشاہوں اور گداؤں میں تمیز کرنے کا سلیقہ نہیں رکھتا۔ اور جھٹ اصطباغ لیکر مسیحی ہو گیا"

یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اسلام کا یہ انصاف ایک بین الاقوامی یا بین القبایلی ضابطہ ہے جسکا دائرہ اطلاق صرف مسلمانوں ہی تک محدود ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھلے لفظوں میں اس حقیقت کو الم نشرح فرمایا ہے کہ پاس عہد اور دادرسی کا قانون مسلمان و نامسلمان دونوں کے لئے ایک سا ہے۔ حضرت عمر ابن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں جب حمص کے ایک مسیحی نے آپ سے آکر استغاثہ کیا کہ خلیفہ ولید کے بیٹے عباس نے اس کی جائداد اوپر قبضہ کر لیا ہے تو انہوں نے عباس بن ولید سے جواب طلب کیا اور جب اس نے کہا کہ اس جائداد اوپر بے شک میرا قبضہ ہے۔ لیکن اس کے لئے میرے پاس میرے والد کی تحریر موجود ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہوگی۔ لیکن خدا کی تحریر میں تمہارے باپ کی تحریر کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ اور یہ کہہ کر جائداد متنازعہ مدعی کو دلوا دی"

یہ قرن اولیٰ کا واقعہ ہے جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد بمشکل ایک صدی گذرنے پائی تھی اور اسلام کی روایات ابھی کچھ بہت زیادہ پرانی نہ ہوئی تھیں۔ شاید عربوں کی اس مساوات پسند جمہوریت کو یہی اس میں دخیل سمجھا جائے۔ جو ان کی فطرت کا خمیر مایہ تھی لیکن جب ایک ہزار سال کے بعد ہم ایک ایسے ملک میں جو عرب سے کئی ہزار میل کی مسافت پر واقع ہے ایک ایسی قوم کے مسلمان فرمانروا کو جسے اغیار اکھڑ اور جاہل سمجھتے رہے ہیں نامسلمانوں کے ساتھ حضرت عمر ابن عبدالعزیز سے بھی بہتر سلوک کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حیرت انگیز مقناطیسی کشش کا ہمیں بے اختیار قایل ہونا پڑتا ہے۔ جس نے اطراف و اکناف عالم کے دلوں کو ان کی وفات کے بعد بھی کھینچے رکھا ہے۔ اور اس کی تعلیم مقدس کی ہمہ گیری میں ہمیں حق و صدق کی آسمانی قوتیں کام کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ (ستارہ صبح)

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم

اس کتاب میں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے کے پہلے کے زمانہ کے حالات کو نہایت ہی وضاحت اور صراحت سے درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے یہ امر کما حقہ ظاہر و باہر ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں آکر اس ہندوستان کو کتنی مجلسی روحانی برکات سے مالا مال کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو نہایت ہی پسند فرمایا تھا۔ ہندوستان کے کل چوٹی کے اخبارات نے نہایت ہی عمدہ ریویو کئے باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

اخبار نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

مؤرخہ ۱۷ مارچ ۱۹۱۷ء

نور کے معرکۃ الآرا مضامین کے ذریعہ چار ہندو مشرف باسلام ہوئے

الحمد اللہ کہ آج دوست و دشمن سب اس امر کو بدل و جان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور نانک پنتھیوں و آریوں میں کمال خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے جس تن دہی اور جاں فروشی سے خاکسار ایڈیٹر نور آریوں اور سکھوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو ادا کر رہا ہے۔ یقیناً وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے اور ایسے مفید ترین اور مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ یقیناً بھی خواہان ملت یہ خبر کمال طمانیت اور انبساط سے سنیں گے کہ مولوی عبد اللہ صاحب مدہوش سے یہ لکھتے ہیں:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ آپ کو ترقی دین و ایمان و جوش کے ساتھ ہمیشہ صحیح وسالم و قایم رکھے۔ آپ کا شکر گذار ہوں۔ کہ آپ کی اخبار کی برکت سے ہم نے اپنے چار ہندو دوستوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے آپ اسلام کو دیگر مذاہب کے مقابلہ میں جس احسن و ابلغ طریقہ کے ساتھ صداقت اسلام کو ثابت کر کے غیر ادیان پر اتمام حجت کر رہے ہیں وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ خدا آپ کو جزا خیر دیوے آمین۔

(عبد اللہ از مدہوش)

یہ چند دنوں کی بات ہے کہ مجھے حضرت قبلہ نواب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جانیکا اتفاق ہوا۔ وہاں میرے مخلص دوست شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم و شیخ محمد اسمٰعیل سرسادی و ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحبان وغیرہ بھی تشریف فرما تھے۔ قبلہ نواب صاحب نے فرمایا کہ:۔

میں آپ کے کام سے خوش ہوں۔ کیونکہ جو آپ نے سکھوں اور آریوں کا پہلو لیا ہے آپ اسے نہایت عمدگی سے نبا رہے ہیں۔"

غرض کہ یہ ایک مسلم شدہ امر ہے کہ آج دوست و دشمن سب اس امر کو بدل و جان تسلیم کرتے ہیں کہ اس وقت تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں کماحقہ اشاعت اسلام کے فرض جلیلہ کو بہ احسن وجوہ انجام دے رہا ہے۔ مگر کس قدر کف افسوس ملنے کا مقام ہے کہ ایسا بے نظیر پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ ہو۔ اسکی اشاعت اسقدر قلیل بلکہ اقل ہو کہ ہمیں ظاہر کرتے ہوئے بھی سخت شرم دامنگیر ہو۔ ذرا آپ چشم ہوش وا کر کے دیکھیں کہ ہمارے وطنی دوستوں کے پرچے جن سوالات نور میں دندان شکن جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اور خود وہ بھی خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر نور کا لوہا مانتے ہیں۔ اور کئی بار نور کے ناممکن الجرح سوالات کے سامنے انہیں خاموشی اختیار کرنی پڑی۔ مگر کسقدر رنج و اندوہ نہیں نہیں آٹھ آٹھ آنسو رونے کا مقام ہے۔ کہ آریہ اور سکھ اخبارات کی اشاعتیں چار چار پانچ پانچ ہزار تک ہوں۔ مگر اس کے مقابلہ میں نور جو ان اخبارات پر اتمام حجت کرنیوالا اکیلا ہی اخبار ہے۔ اسکی اشاعت اس قدر قلیل در قلیل بلکہ بدرجہ اقل ہو۔ کہ ہمیں ظلمہ کرتے ہوئے بھی بارے ندامت کے نگاہ نیچے کرنے پڑتے ہیں۔ دوستو اگر آپ توجہ نہیں کرینگے تو کیا رام سنگھ اور گوردیال سنگھ یا شبدیال۔ اور ہردیال نور کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کرینگے کیا ہمسایۂ اقوام کی چستی اور فرض شناسی بھی آپ کے دیدہ غفلت کو وا نہیں کرے گی۔ یہ دو تین سالوں کی بات ہے۔ کہ مسافر آگرہ جو آریہ صاحبان کا اخبار ہے۔ کی ضمانت کا سوال پیدا ہوا۔ ضمانت تین ہزار کے قریب تھی۔ مگر آفرین ہے آریہ صاحبان کی ہمت پر کہ ہاتھوں ہاتھ ضمانت کا روپیہ پورا کر دیا اور چند ہی دنوں کے بعد وہ اخبار اسی طمطراق اور آب و تاب سے نکلنے لگا۔ مگر کسقدر رنج و افسوس کا مقام ہے کہ نور جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنے والا اکیلا ہی اخبار ہے اس کی اشاعت اس قدر اقل ہو کہ اور تو اور اخبار اپنا خرچ بھی نہ نکال سکے۔ لائل گزٹ اور خالصہ اخبار سکھ صاحبان کے اردو اخبارات ہیں۔ ہر دو میں سرمیٹول کا بیر ہے۔ مگر ایک ایک ہفتہ میں ستر ستر اسی اسی ان اخبارات کے خریدار پیدا ہو جاتے ہیں حالانکہ سکھوں میں اردو گورمکھی ملا کر پندرہ سولہ کے قریب اخبارات ہونگے۔ یہ ہے سکھ صاحبان کی فرض شناسی۔ مگر دوسری طرف نور جس کے سکھ دھرم کے متعلق معرکۃ الآرا اور ناممکن الجرح علمی مضامین کو اور تو اور سکھ صاحبان بھی اپنے اخبارات کے لیڈنگ آرٹیکل کی جگہ درج کریں پچھلے سال آریہ سماج کے متعلق خاکسار ایڈیٹر نور کی ایک معرکۃ الآراء تصنیف ایک معزز سکھ سردار نے چار صد خرید کر آریہ

KHILAFAT LIBRARY

وسکھ صاحبان میں مفت تقسیم کی۔ مگر کسی مسلمان دوست نے اسکی نصف درجن کاپیاں بھی نہ خریدیں۔ کسقدر رنج و تعجب و ندامت کی جا ہے؟؟؟

مگر کسقدر افسوس ہے کہ ہمارے ناظرین کی فرض شناسی پر کہ نور کی اشاعت اسقدر قلیل ہو کہ اور تو اور نور اپنا خرچ بھی پورا نہ کر سکے۔ مگر دوسری طرف سکھ صاحبان کے اخبارات کی اشاعتیں پانچ پانچ ہزار تک پہونچی ہوئی ہوں۔ مگر پھر بھی اسکے ناظرین ہمت نہ ہاریں۔ اور ایک ایک ہفتہ میں ستر ستر اسی اسی خریدار پیدا کر دیں۔ مگر دوسری طرف ہمارے ناظرین کی سرد مہری کا یہ عالم ہو کہ اول تو خریدار ہی محدود در محدود ہوں اور پھر ان میں بھی کوئی توسیع اشاعت کی طرف قطعاً توجہ نہ کرے۔ کس قدر جاء تعجب ہے۔ اے احمدی قوم تجھ سے بڑھ کر اور کون فرض شناس ہوگا۔ تجھے فرض شناسی کی تلقین کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ مگر کیا وجہ ہے کہ تو نور جیسے مجاہد پرچہ کی توسیع اشاعت اور سرپرستی کے فرض اہم سے آنکھیں موندے بیٹھی ہے۔ تو کس وقت کی منتظر ہے۔ پہلے تو پھر بھی روپیٹ کر گذارہ ہو جاتا تھا۔ مگر آجکل کاغذ شدید گران ہے۔ بڑے بڑے اخبارات جنکی اشاعتیں لاکھوں تک پہونچی ہوئی تھیں انہوں نے بھی اپنی تمتیں دگنی کر دی ہیں۔ اے نور سے محبت رکھنے والو نور جو پہلے ہی اقل اشاعت رکھتا تھا آپ اندازہ لگا سکتے ہو۔ کہ آجکل کسطرح نور اپنا خرچ پورا کرتا ہوگا۔ آپ اپنے فرض کو پہچانو۔ اور دامے درمے قدمے سخنے۔ نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ہی ذریعہ ہے کی اشاعت کے لئے کمر ہمت باندھ لو۔ وہ نور کے کونسے خریدار ہونگے جسکے ایک دو دوست نہ ہوں۔ اور پھر وہ کونسے دوست ہوں گے۔ جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ کیا ایک دوست دوسرے دوست کی خاطر میلوں اور مجلسوں وغیرہ میں بیسیوں اور سینکڑوں روپے نہیں خرچ کر دیتا۔ تو پھر جب آپ نور جیسے مجاہد پرچہ کی خریداری کے لئے کہیں تو وہ کون دوست ہوگا۔ جو دوسرے دوست کی خاطر اس دینی غرض کیلئے دو چار روپیہ خرچ کرنے کیلئے تیار نہ ہو جائے۔ آہ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر دوست توجہ فرماویں تو نور کی مالی مشکلات اور توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے۔ پیارو اگر آپکی لاپرواہی اور سستی کی وجہ سے خدانخواستہ نور جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے بند ہو گیا۔ تو خدارا آپ اپنے دلوں کو ٹٹولو اور گریبانوں میں منہ ڈال کر جواب دو کہ آپ خالق اور مخلوق کے سامنے کیا جواب دو گے۔ کہ وہ اخبار نور جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد اور اکیلا ذریعہ تھا محض آپ لوگوں کی سرد مہری اور بے پرواہی سے بند ہو گیا۔ پیشتر اس کے کہ یہ منحوس وقت آوے اور ہم لوگوں کے ماتھے پر یہ داغ لگے۔ ابھی سے آپ اصلاح کے لئے تیار ہو جائیں۔ کہ دامے درمے قدمے سخنے نور جیسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنی ہے۔ اور نور کو مالی مشکلات سے نکال کر اپنے پاؤں پر آپ کھڑا کرنا ہے۔ دوستو اٹھو ہمت کرو اس سے بڑھ کر نور پر اور کیا نازک وقت آئیگا۔ میں خطرہ کا الارم دیتا ہوں کہ آپ نور کی توسیع اشاعت اور اسکی اعانت سے سستی سے کام نہ لیں۔ اب سستی کا وقت نہیں ہے۔ اب یہ نور کے بقاء کا سوال ہے۔ نور آریوں اور سکھوں کے نام مفت بھیجا جاتا ہے اور نور نے ان آریوں اور سکھوں میں خدا کے فضل سے ایک خاص تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اور وہ دن بدن نور اسلام کے قریب اور قریب آرہے ہیں۔ مگر آجتک اشاعت اسلام کے اس اہم فرض کیطرف کسی دوست نے ایک طرفۃ العین کے لئے بھی توجہ نہیں کی۔ حالانکہ یہ فرض ہی خواہان ملت کی توجہ کا بدرجہ غایت محتاج تھا۔ پیارو کیا آپ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام ضروری اور فرض اولے نہیں سمجھتے۔ جو درست نہیں سمجھتا وہ ذرا چھاتی پر ہاتھ رکھکر سامنے آوے۔ جب آپ کی فطرت آپ کا نور قلب آپ کی ضمیر آپ کی کانشنس اس امر کو بدل و جان مانتی ہے۔ کہ فی زمانہ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام سے بڑھکر اور کوئی اہم فرض نہیں ہے تو پھر آپ کو نور کیساتھ کیوں دشمنی ہے۔ کیوں آپ ایسے مجاہد پرچہ کی جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے کی توسیع اشاعت سے بے فکر ہو کر خواب خرگوش میں خراٹے بھر رہے ہیں۔ خدارا اٹھو اور اس مجاہد پرچہ کی دستگیری فرما کر عند اللہ ماجور ہو۔ اب سستی اور کاہلی کا وقت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ ہی نور کی توسیع اشاعت کیطرف توجہ نہیں فرماؤ گے تو اور کون آئیگا۔ ہم اور کچھ نہیں چاہتے۔ زیادہ سے زیادہ اس قدر ہو جاوے کہ اخبار اپنا خرچ آپ نکال سکے۔ بعض دوست یہ کہتے ہیں کہ ہمیں نور کے ہندی عبارت اور ہندی شلوکوں کی سمجھ نہیں آتی۔ حالانکہ ایسے احباب کرام کو اپنے دلمیں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ یہی ایک نور میں امتیاز ہے کہ وہ سکھوں اور آریوں میں انہی کی زبان اور انہیں کے مسلمہ حوالجات سے قایل کر رہا ہے اگر ہم کسی سکھ کو قایل کرنیکے واسطے بجائے گرنتھ صاحب کا اصلی شلوک دینے کے محض اس کے ترجمہ پر ہی اکتفا کریں۔ تو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ اس سے کسی سکھ پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ کسی شخص کو قایل کرنیکے لئے جب تک اس کے مسلمات اسکے سامنے نا پیش کئے جاویں تب تک اس پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے سکھ اور آریہ صاحبان کو قایل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انہیں کے گرنتھوں سے انہیں کی زبان میں ان لوگوں کے سامنے ان کے مذہب کے نشیب و فراز کو پیش کیا جاوے۔ بغیر اس کے اتمام حجت مشکل۔ مگر افسوس ؎

اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی!

بعض لوگوں کا یہ اعتراض ہے کہ نور میں ہندی الفاظ اور شلوک وغیرہ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ آپ سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ مگر کیا یہ بات آپ لوگوں کے لئے خوشی کا موجب نہیں ہے کہ جن لوگوں کو تبلیغ کرنیکی غرض سے یہ ہندی الفاظ اور شلوک لکھے جاتے ہیں۔ وہ کما حقہ اسے سمجھتے اور اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ یہ بات ہم مسلمانوں

ضروری اطلاع
ہمارے گذشتہ اشتہار میں ہم نے احباب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہم ایک کتاب احمدیہ پاکٹ بک کے نام سے شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کتاب میں ہم ہر ایک احمدی کے دو پتے (دو پتہ سے دو دوست مراد ہیں۔ اور ہر ایک دوست کو نے دوست ہونے گا

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

قادیان کی نیوٹی فائڈیریا کس نیند سو رہی ہے

اول تو ہر وقت ذمہ دار ممبروں کو صفائی شہر کا کما حقہٗ خیال رکھنا چاہیئے۔ مگر موسم کی تبدیلی کے وقت بعض وبائی امراض کے پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان ایام ممبروں کی ذمہ واری اور بھی بدرجہ غایت بڑھ جاتی ہے۔ مسجد کلاں کے جانب جنوب والی گلی اکثر گندی رہتی ہے۔ چونکہ اس گلی سے مسجد کیطرف راستہ جاتا ہے۔ اور دیوم دفتر نور کی طرف بھی اسی گلی سے راستہ جاتا ہے۔ اس گلی کیطرف لوگوں کی آمد رفت کثرت سے رہتی ہے۔ مگر جس کثرت سے آمد رفت رہتی ہے۔ اس سے زیادہ کثرت کے ساتھ گلی گندی اور خراب و خستہ حالت میں ہے۔ سچ پوچھو تو یہ گلی شہر کی صفائی پر ایک نہایت ہی برنما دھبہ ہے۔ ایک ممبر کو روزانہ چار پانچ مرتبہ اس گلی سے گذرنا پڑتا ہے۔ ہم نے دو تین دفعہ اسے اس کے فرض منصبی سے آگاہ بھی کیا ہے۔ مگر تاحال انہوں نے اپنے فرض منصبی کی طرف قطعاً توجہ نہیں فرمائی۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ممبران کمیٹی اپنے فرض کیطرف توجہ فرما کر پبلک کو شکر گذاری کا موقعہ دیں۔ ورنہ ہمیں اس ضروری فرض پر محض پبلک کی خیر خواہی کے لئے ذرا وضاحت اور صراحت سے لکھنا پڑیگا۔

آریہ واعظین میں سادگی

سادگی اسلام کی روح تھی۔ حضرت عمرؓ کے پیوند دار جبہ نے وہ کام کیا جو بڑے بڑے شہنشاہوں کے زرق برق پوشاک نہ کر سکی۔ مگر آجکل مسلمانوں میں تکلفات حد سے زیادہ بڑھ گئے۔ مگر ان کی خوبی لوگوں نے لیلی

لالہ منہراج صاحب لیڈر کانگریس پارٹی نے گورو کل میں اوڈریس کے جواب میں کہا کہ میرا جیت بہت ہی خوش ہوتا ہے کہ جب میں انہیں تھرڈ کلاس میں سفر کرتے دیکھتا ہوں"

تھرڈ کلاس میں سفر صرف گورو کل کے پروفیسروں پر ہی کیا منحصر ہے۔ مسٹر گاندھی جو افریقہ میں جد و جہد کی وجہ سے ہندوؤں میں ایک نمایاں شخصیت رکھتا ہے وہ بھی تھرڈ کلاس میں ہی سفر کرتا ہے۔ وہ نہایت ہی مبارک دن ہوگا۔ جب اسلامی لیڈر بھی تکلفات کو چھوڑ کر سادگی کی پناہ میں آئیں گے۔

بائبل کی اشاعت پنجاب میں

پنجاب بائبل سوسائٹی کے سکرٹری نے جو رپورٹ پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سال مذکور میں انجیل اور اسکے مختلف حصے ایک لاکھ ۷۵ ہزار چھ سو اسی کی تعداد میں شایع ہو گئے۔ جن میں ایک ہزار نو سو تیس مکمل بائبل۔ سات ہزار دو سو چونتیس عہدنامہ جدید کے نسخے۔ اور ایک لاکھ ۸۴ ہزار ۵ سو ۱۶۔ حصے شامل ہیں۔ یہ تعداد ۱۹۱۴ء کی نسبت بقدر ۵ ہزار کے زیادہ ہے۔ حالانکہ ۱۹۱۴ء تمام سالہائے سابق سے سبقت لے گیا تھا۔

انجیل اور اس کے مختلف حصص ۲۲ مختلف زبانوں میں اور حروف میں چھاپے گئے۔ (اردو۔ فارسی رسم الخط) ۸۴ ہزار ۸ سو سات۔ یعنی دیگر تمام زبانوں سے زیادہ نسخے شایع کئے گئے ہیں۔ یہ اردو زبان کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ اس زبان میں جسقدر نسخے چھاپ کر تقسیم کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد ۱۹۱۲ء تک کے ہر ایک سال میں تمام زبانوں میں شایع شدہ نسخوں سے زیادہ تھی۔ پنجابی گورمکھی میں ۳۱ ہزار دو سو ننانوے۔ اور ہندی ۱۸ ہزار ۲ سو ۹۷ کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ انگریزی زبان میں صرف ۸ ہزار ۵ سو ۸۷ نسخے چھاپے گئے۔

اس کے ساتھ ہی شاید یہ جاننا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ عیسائی لوگ کسی ایک رسم الخط سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ

کے لئے خوشی اور اطمینان کا موجب ہونی چاہیئے کہ خدا کے فضل سے مسلمانوں میں بھی بعض ایسے شخص ہیں جو غیر مذاہب کی کتب کو انہی کی زبان میں پڑھ سکتے ہیں۔ اور غیر مذاہب کو انہی کی مسلمات سے قایل کر سکتے ہیں کیا ہی خواہان ملت کے لئے یہ امر کچھ کم خوشی کا ہے کہ نور جو تمام ہندوستان میں سکھ صاحبان اور آریہ دوستوں میں تبلیغ اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے۔ اس کا ایڈیٹر بفضل ایزدی ان ہر دو مذاہب کے لٹریچر کا خوب ماہر ہے۔ مگر کس قدر حیرانی اور از سر تا پا تعجب کہ ایسا بے نظیر اور مجاہد پریس اور تو اور اپنا خرچ بھی نہ پورا کر سکے۔ اور وہ کونسے نور کے خریدار ہوں گے۔ جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے خدا جانے ہمارے دوست کس موقعہ کے منتظر ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور نازک موقعہ کونسا ہوگا۔ میں دیکھونگا کہ کس قدر اخوان ملت نور کی توسیع اشاعت کے ضروری فرض کی طرف توجہ فرما کر خاکسار ایڈیٹر نور کو خصوصیت سے دعاء اور شکریہ کا موقعہ دیتے ہیں۔ اور سب سے پہلی لبیک کس کی ہوتی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایسے احباب کرام کے اسمائے مبارک کمال شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوتے رہینگے

مفتی صاحب کی روانگی ولایت کو

جب یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں پہونچیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مکرمی مفتی محمد صادق صاحب جہاز میں سوار ہونگے۔ مفتی صاحب مکرم حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت ولایت میں تبلیغ کیلئے جاتے ہیں ہماری یہ دردِ دل سے دعا ہے کہ ہمارے مکرم مسافر بھائی کا اللہ تعالےٰ حامی و ناصر ہو۔ اور انکا جانا اہل یوروپ کیلئے مبارک ہو اور ظفر و نصرت سے بخیریت واپس تشریف لاویں

طلباء کیلئے دعا

جب یہ پرچہ ناظرین کے پاس پہنچیگا ہمارے سکول کے طلبا انٹرینس کے امتحان کیلئے کمرہ امتحان میں بیٹھے ہوئے ہونگے ناظرین کرام دعا فرماویں کہ خداوند تعالیٰ ان بچوں کو کامیاب فرماوے آمین۔

امرت دھارا جیت گیا

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ امرت دھارا کے مقابلہ میں لاہور کے کسی دوسرے کارخانہ کے مالک نے اپنی

کسی دوائی کا نام امرت دھارا رکھ لیا تھا جسپر پنڈت ٹھاکر دت نے اسپر حرجانہ کا دعویٰ کیا۔ دیر تک مقدمہ چلتا رہا آخر امرت دھارا جیت گیا اور جسٹس جج نے امرت دھارا کے برخلاف ڈگری

سب سے کام لیتے ہیں سنہ ۱۹۱۵ء میں ہندوستان بھر میں دیوناگری اکھشروں میں ۱۵۵۳۳۷۔ اردو (فارسی حروف میں) ۱۳۳۵۵۲۔ نسخے شایع کیئے گئے۔ اردو رومن حروف میں صرف ۸۸۴۸ کاپیاں شایع کی گئیں۔ آریہ بھاشا اور اردو کے بعد حسب ذیل زبانوں میں دس ہزار سے زیادہ نسخے طبع ہوئے۔ تامل۔ مرہٹی۔ انگریزی۔ تلوگو۔ بنگالی۔ ملایا۔ گجراتی۔ کناری۔ پنجابی۔ گورمکھی یہ اعداد پیش کرکے ان مسلمانوں کو جو اسلام اسلام پکارنے کے عادی ہیں۔ جو قرآن کریم کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کے مدعی ہیں۔ اور ساری دنیا کے تہذیب و اخلاق کا ٹھیکہ ہونے کا دعوے رکھتے ہیں۔ ان کو دیکھنا چاہیئے کہ کام کرنے والے کس طرح کام کرتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ

یہ بات ہم کئی بار کہہ چکے ہیں۔ کہ سکھہ صاحبان نے محض قرآن کریم کی مطہر تعلیم پر پردہ ڈالنے کے لیئے قرآن مجید کا از سر تا پا غلط ترجمہ کیا۔ دوستوں کے سامنے اس اہم سوال کو رکھا گیا۔ کئی سالوں سے یہ سوال زیر بحث ہے۔ آخر ہم نے یہ خیال کیا۔ کہ اج کل کاغذ اور سامان مطابع سخت گراں ہے۔ ہمیں جلدی سے اس آزمایش میں اپنے آپ کو نہیں ڈالنا چاہیئے۔ صرف پانصد پیشگی درخواستوں کا سوال دوستوں کے سامنے رکھا گیا کہ کم از کم پانصد درخواستیں ضرور ایسی پہونچ جانی چاہئیں جنہیں ہم ترجمہ کا پہلا پارہ فوراً ہی چھاپ دیں۔ مگر کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ اس وقت ۷۲ اصابقہ اور ایک شیخ فضل کریم صاحب اسسٹنٹ اکوٹنٹ جنرل حیدرآباد دکن کل ۱۰۳ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ابھی ۳۲۰ اور درخواستوں کی ضرورت ہے۔ اب انسان کام کرنے کا حوصلہ کرے تو کس برتے پر۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر اصلاحی کام ایک سکھہ کی نظر میں

سردار اٹیر سنگھ صاحب

۹ فروری کے خالصہ اخبار میں لکھتے ہیں کہ ایک حضرت محمد صاحب (فداہ روحی) نے عرب کے وحشی اور ناشائستہ ملک میں بہت بڑی تجدید کی۔"

نہاسی تو جنم ساکھی کلاں صفحہ ۱۴۱ میں حضرت باوا صاحب نانک رحمت اللہ علیہ نے فرمایا کہ

پاک پڑھیو کلمہ رب دا محمدؐ نال ملائے
ہویا معشوق خدا ئیدا ہویا تل اللہ

یعنے اللہ تعالیٰ کا مطہر اور پاک کلمہ کہو۔ اس کلمہ کی کیا شناخت ہے کہ اس کے ساتھ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آتا ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ باوا صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سب سے زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے پیاروں میں سے سب سے زیادہ پیارا ہے۔

خالصہ یتیم خانہ کے ایک طالبعلم کی رائے موجودہ سکھہ فرہم کے متعلق

سکھوں کا گورمکھی اخبار

خالصہ سیوک اپنے ۹ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ امرسنگھ سابق طالب علم خالصہ یتیم خانہ امرتسر نے اپنے دوست کو ایک چٹھی لکھی جو درج ذیل ہے:۔

شریمان میرے دھرم کرپالو بھائی نرنجن سنگھ جی
آپ کا خط ملا۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ
میں نے خیال کیا کہ سر اور منہ پر کیا کرکٹ
رکھہ چھوڑنا ہے۔ اگر آپ کو بھی تکلیف ہے تو
لکھو۔ تاکہ انتظام کیا جاوے۔ اب میں بہت خوش
ہوں۔ کیونکہ روزانہ سر کو ہوا لگتی ہے (خالصہ سیوک)

نوٹ۔ بہتر ہوتا کہ ایڈیٹر صاحب خالصہ سیوک بجائے فروری کے اس نوٹ کو جون و جولائی میں درج کرتے۔ تاکہ لکھنے والے اور پڑھنے والے ہر دو کو مزا آجاتا۔

آریہ سماج کی بابو پارٹی کے سامنے ایک مشہور آریہ سماجی وِدوان کے سوالات

سوامی دیانند کی طرف سے کسی قدر کمزور تعلیم آریہ سماجیوں کے ہاتھ میں دیگئی۔ اس کا اندازہ یہ دیکھکر آسانی کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے کہ جو بھی وِدوان اپنی لگاتار کوشش و محنت کے ساتھ وید شاستروں کی تحقیقات کرتا ہے۔ اسے سوامی دیانند کے خود ساختہ سدھانت بالکل منگھڑت نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایسے محقق و راستی پسند وِدوانوں کی تعداد میں ہر سال دو تین کا اضافہ ضرور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں مشہور آریہ سماجی وِدوان پنڈت اجنرائن ارمان کی نسبت یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ کئی سال کی محنت و کوشش کے ساتھ علمی ترقی و تحقیقات کے بعد اس نتیجہ تک پہونچے ہیں کہ سوامی دیانند کے سدھانت بالکل منگھڑت و خود ساختہ اور ناقابل تسلیم ہیں۔ اور اپنے اس دعوی کو ہر میدان میں ثابت کرنے کے لئے آپ تمام آریہ سماجیوں کو زبردست چیلنج دے چکے ہیں۔ اب دوسرے صاحب جو اس میدان میں اترے ہیں ان کا نام پنڈت اکھلانند ہے۔ جو سنسکرت دانی کے لئے ایک خاص شہرت رکھتے ہیں۔ اور وید شاستروں و سوامی دیانند کی تصنیف کردہ کتابوں کا بہت اچھی طرح مطالعہ کرنیکے بعد اس نتیجہ تک پہونچے ہیں کہ چونکہ سوامی دیانند کی تصنیف کردہ کتابیں ویدوں کے قطعی برخلاف ہیں۔ اس لئے وہ بالکل سچ تسلیم کرنیکے قابل نہیں۔ لیکن جو اشخاص تعصب یا غلطی کی وجہ سے سوامی صاحب کی تصنیفات کو سچ تسلیم کرتے ہیں۔ انہیں آپ بابو پارٹی (دھارمک وِدیاسر بالکل کورے) کے لقب سے ملقب کرکے تحریری طور پر پندرہ سوالات برائے جوابات ان کے سامنے پیش کرتے ہیں جن میں سے چند ضروری و دلچسپ سوالات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) ستیارتھ پرکاش کے چوتھے بھاگ میں ورن ویوستھا گن کرم سبھاؤ سے مانی ہے اور گیارہویں بھاگ میں برہمن وغیرہ جاتی بھید ایشور کرت مانا ہے۔ آخر بھاگ میں گن و کرموں کے لحاظ سے مانا گیا ہے۔ ان پر سپرھ دو تین لکھوں میں ستیہ یا وید انکول کون ہے؟۔

(۲) اتھروید میں صرف دو جون کیلئے وید کا ادھار مانا ہے سوامی جی بجز وید کے ایک پد سے سب کا ادھار بتلاتے ہیں۔ ایشوریہ کرت پستک میں یہ پرسپر برودھ کیوں ہے۔ یا کچھ ارتھ میں نقص ہے؟۔

سوامی جی کے گرنتھوں میں شودر کیلئے یگیو پویت کا ادھکار ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس وید کے ادھار پر اس کو یگیوپویت دیا جاتا ہے؟۔

(۴) دوج کیلئے کس وید میں اسرون بیاہ لکھا ہے؟ اگر نہیں تو اس ویدک طریق کا پرچار کیوں کیا جاتا ہے؟

(۵) سوامی جی نے پتر بیوہار کے صفحہ ۸۵ پر شودر کیلئے سندھیا گائتری کا نشیدھ کیا ہے اور شدھ کئے ہوئے پرشوں کے ساتھ میں آریہ جن آدھی بیوہار نہ کریں۔ یہ بھی لکھا ہے پھر آجکل اس کے برخلاف کیوں کیا جاتا ہے۔ اور کیا اس سے جنم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے؟

(۶) ڈیڑھ دو سو کے اکھ دھلوی کو سوامی جی نے شدھ تو کیا۔ مگر یگیوپویت گائتری نہیں دی اور ساتھ ہی سماج کے رجسٹر میں شودر لکھا۔ اب بابو پارٹی اسکے برخلاف کریں ہے؟ وغیرہ وغیرہ

آخر میں پنڈت صاحب نے جواب دینے والے کیلئے یہ شرط مقرر کی ہے کہ چونکہ میں سوامی دیانند جی کے گرنتھوں کے پرمانوں کو چھوڑ کر جوابات میں صرف وید کے پرمان ہونے چاہئیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آریہ سماج کی بابو پارٹی کی طرف سے حسب عادت پنڈت صاحب پر صرف ... کی بوچھاڑ ہی کی جاتی ہے۔ یا انصاف و راستی کو مدنظر رکھکر کوئی جواب دیا جاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

عیسائیوں کی قابل تعریف ہمت!

مسیح صاحبان کو اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے ایک بے چین دھن لگ رہی ہے۔ ہندوستان میں جب انہوں نے دیکھا۔ کہ عام منادی سے خاطر خواہ فایدہ نہیں ہؤا۔ تو اب معلوم ہوا ہے کہ وہ مسلمانوں میں مسلمان فقراء کے لباس میں اور ہندوؤں میں ہندو بھگتوں کے لباس میں تلسی اور کبیر کی کتھا کر کے اپنے عقاید کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ واقعی مسیح صاحبان کی ہمت قابل تعریف اور قابل توجہ ہے۔

اسکے مقابلہ میں حد سے بڑھی ہوئی مسلمانوں کی غفلت

مگر اس کے مقابلہ میں ذرا مسلمانوں کی حد سے بڑھی ہوئی غفلت ملاحظہ فرمادیں۔ نور بارہا یہ لکھ چکا ہے کہ راجپوتانہ میں کثرت سے ایسے برائے نام مسلمان ہیں جو اپنا نام رام سنگھ اور بھوپ سنگھ رکھتے ہیں۔ اور کھلم کھلا شرابیں پیتے ہیں جو صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں علاوہ ازیں ان میں کوئی مسلمانوں والی نشانی نہیں پائی جاتی۔ پچھلے دنوں یوپی کے ایک حصہ سے آواز آئی تھی۔ کہ ایسے ۱۲ برائے نام مسلمانوں نے آریہ بنکر چوٹی رکھ لی اور جنیو پہن لئے اور جو دو روز پہلے اگر اور نہیں تو آبائی اثر سے ہی آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا احترام کرتے تھے۔ مگر آج وہی اپنی مذہبی نکتہ خیال سے برا بھلا کہنا کارے خیر سمجھ رہے ہیں۔ ابھی کہا گیا ہے کہ تقریباً ایسے مسلمانوں کی شدھی کی جائے گی۔ اور ابھی چند دن ہوئے۔ مسافر آگرہ میں پڑھا کہ اس نے اپنا ایک پادیشک راجپوتانہ میں بھیجدیا ہے۔ جو ایسے برائے نام مسلمانوں پر اپنا ہاتھ صاف کرے۔ مگر ہم قربان جائیں مسلمانوں کی بردباری یا بے غیرتی پر کیا مجال کہ ذرا ٹس سے مس تو ہو جائیں خدا جانے یہ مختلف انجمنیں جو ہزاروں چھوڑ لاکھوں روپیہ اشاعت اسلام وغیرہ کے نام پر لوگوں کی پاکٹوں سے نکالتے ہیں وہ کس نیند سو رہے ہیں۔ افسوس ؎

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا۔
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے۔

سکھوں کا قابل تعریف کام

پہلے سکھ ایجوکیشنل کانفرنس منٹگمری میں قرار پائی تھی۔ اب بجائے منٹگمری کے لاہور میں ہوگی۔ وقت تنگ تھا مگر سکھوں کی ہمت قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اس کام کو ہاتھوں ہاتھ پورا کر دیا۔ اور لاہور کے سکھ اس قدر منزل طے کر چکے ہیں کہ اگر بجائے ایسٹر کے تعطیلات کے آج ہی کانفرنس کا انعقاد قرار پا جائے تو لاہور کے سکھوں کو کچھ پرواہ نہیں ہوگی جب سردار دھیان سنگھ صاحب نے لنگر میں آٹھ دال دینے کے لئے کہا تو کمیٹی نے یہ جواب دیا کہ سردار صاحب سے یہ کوئی معمولی دیوان نہیں ہے۔ ۲۰ ہزار خالصہ آئیگا۔ تو سردار صاحب نے کہا کہ کچھ پرواہ نہیں بینک آئے (اگر بیس ہزار نہ سمجھا جائے۔ دس ہزار ہیں تو شبہ نہیں۔ اور کم از کم چھ دفعہ کا خرچ یا سمجھو کہ ۶۰ ہزار آدمیوں کے آنے کا خرچ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے) اسی طرح اگر ایک شخص نے لگی کا خرچ دے لیا۔ تو دوسرے نے لکڑی کا۔ اور تیسرے نے سبزی وغیرہ کا سکھوں کی ہمت قابل تعریف ہے۔ سکھ ایجوکیشنل کانفرنس محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے بعد وجود میں آئی مگر سچ بات یہ ہے کہ عملی کام میں اب سکھ ایجوکیشنل کانفرنس بہت آگے اور محمڈن کانفرنس بہت پیچھے رہ گئی کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے۔

نور کیسا اخبار ہے

جناب حکیم عبدالرحمن صاحب خاکی کوہاٹ سے لکھتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کا اخبار نور فواید عجیبہ وغیر مذاہب کے مقابلہ پر دلایل قاہرہ و براہین باہرہ سے لبریز ہے۔"

یہ صحیح ہے اس میں کوئی کلام نہیں کہ آج دوست دشمن سب اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنیوالا صرف یہ اکیلا ہی اخبار ہے۔ اور نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے اپنے فرض اہم کو نباہ رہا ہے آج دوست، دشمن سب اس کے یکساں معترف ہیں۔ مگر افسوس کہ باوجود ان خوبیوں کے نور کی اشاعت اسقدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ ہمیں ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

نور کے وہ کونسے خریدار ہوں گے جنکے ایک دو دوست نہوں۔ اور پھر وہ کون سے دوست ہوں گے جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دے صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ خدا جانے دوست کس موقعہ کے منتظر ہیں۔ اس سے بڑھکر نور پر اور کونسا نازک موقعہ آئیگا۔ جبکہ ایکطرف کاغذ شدید گراں ہو رہا ہے دوسری طرف اشاعت اقل ہے دوستوں کی اعانت کا یہی وقت ہے۔ اگر ہر ایک دوست ایک ایک دو دو خریدار دیدے تو نور کی توسیع اشاعت کے سوال کیساتھ ہی مالی مشکلات کا سوال بھی ایک ہفتہ کے اندر اندر طے ہو جاتا ہے

ایک آریہ اور مسلمان کی دلچسپ گفتگو

KHALSA LIBRARY

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

عبدالرحمن:- "کیوں نہیں! اول جو آپ نے ڈاکٹر کی مثال دی ہے۔ وہ اس جگہ ٹھیک نہیں بیٹھتی۔ ڈاکٹر کا کام ہے کہ وہ خراب عضو کو کاٹے۔ مگر جو تندرست آدمی پر چیر پھاڑ کرتا ہے۔ اُسے ہم ڈاکٹر نہیں کہہ سکتے۔ دوم آپ مجھ سے اور دلیل چاہتے ہیں۔ سو وہ بھی سن لیجئے۔ سوامی صاحب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۔۔۔ پر حضرت مسیح جیسے حلیم بھگت کی نسبت یہ فتویٰ دیتے ہیں:-

"ایسی دروشا میں مرنے سے آپ خودکشی ہو کر یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طور سے جان چھوڑ دیتا تو اچھا ہوتا۔ لیکن بنا علم کے کیسے آوے (خدا کی) شان زمانہ کی رفتار کیسی عجیب ہے کہ ان ہی سوامی جی کے پیرو یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ سوامی صاحب بھی مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی اور کے ہاتھ سے مرے؟ پھر آگے چلکر حضرت عیسیٰ اور بائبل کی نسبت لکھا ہے:-

"سچ تو یہ ہے کہ یہ پسنگ عیسا یوں مکا۔ اور عیسیٰ ایشور کا بیٹا جنہوں نے بنایا دے کہیں گرت ہوں تو ہوں۔ کنتو یہ ایشور کرت پستک (خدا کی کتاب) نہ اس میں کہیں ایشور اور نہ عیسیٰ ایشور کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش دوسرا ایڈیشن صفحہ ۵۰۰"

آہ! افسوس۔ خدا کے برگزیدہ بندوں کی شان میں کیسی دلیری سے کام لیا گیا۔

بشمبر دیال:- بندہ پرور یہی تو ہمارے مذہب کی راستی کی دلیل ہے کہ ہم ہر ایک برائی اس کے منہ پر جوں کی توں ہی کہہ دیتے ہیں۔

عبدالرحمن:- بہت اچھا آپ کے نزدیک اس وقت بارا نانک رحمۃ اللہ علیہ حضرت کرشن رحمۃ اللہ علیہ اور بدھ عارف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کے پیرو کس قدر ہونگے۔

بشمبر دیال:- بارا نانک رحمۃ کے تو ۲۵-تیس لاکھ کے لگ بھگ ہوں گے۔ اور دوسرے ادیان خدا کے پیروؤں کی تعداد تو کروڑوں کے لگ بھگ معلوم ہوتی ہے۔

عبدالرحمن:- "بہت اچھا تو پھر سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش کے ۱۴-سمولاس کے صفحہ ۶۹۷ پر فرماتے ہیں۔ کہ جو مذہب دوسرے مذہبوں کہ جنکے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے۔ اس سے بڑھ کر اور کون جھوٹا ہو سکتا ہے"

تو اب فرمایئے بقول رشی دیانند مہاراج کے سب سے کون ہوا؟-

بشمبر دیال (سخت طیش میں آکر) مجھے کیا معلوم کون جھوٹا ہوا؟ میں کیا جانوں۔ کیسی نامعقول حرکت مجھ سے پوچھتے ہیں کون جھوٹا ہوا؟-

عبدالرحمن:- بھائی جان تبھی تو میں آپ کو بار بار کہتا تھا۔ کہ آپ مذہبی مسایل میں نہ پڑیں۔ کیونکہ آپ میں تاب مقابلہ نہیں؟-

بشمبر دیال:- کیا مجھ میں؟ واہ واکیلے کہنے ہیں میں ڈنکے کی چوٹ اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ صرف آریہ دھرم کو ہی یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس میں مکاری کو دخل نہیں۔ برخلاف اس کے اگر دیگر مذاہب کو نظر غائر سے دیکھا جائے تو وہ مکاری کا گہوارہ بنے ہوئے ہیں

عبدالرحمن:- میں پھر آپ کو یہی رائے دیتا ہوں کہ آپ مذہبی مسایل میں کسی دعوے کو پیش کرتے ہوئے اس کے ہر ایک پہلو پر غور کر لیا کریں۔ بنے سوچے سمجھے دعویٰ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے"

بشمبر دیال:- اس میں سوچ سمجھ کا کیا واسطہ ہے اگر آپ میں طاقت ہے تو آپ میرے دعویٰ کو رد کریں ورنہ میری بات آپ کو ماننی پڑے گی۔

عبدالرحمن:- بہت اچھا تو پھر مجبور ہوں کہ آپ کی کتابوں سے آپ کے مذہب کا رد کروں۔ ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۲۰۱ پر سوامی صاحب شنکر آچاریہ اور ان کے ویدانت مت کی نسبت فرماتے ہیں:-

"اب اس میں بچارنا چاہیئے کہ جو جیو برہم کی ایکتا اور جگت متھیا شنکر آچاریہ کا نج مت (ذاتی عقیدہ) تھا وہ اچھا نہیں۔ اور جو جینیوں کے کھنڈن کے لئے اس مت کا سویکار (اس عقیدہ کو اختیار) کیا ہو تو اچھا ہے"

اس کا سلیس اردو ترجمہ یہ ہے، کہ اگر شری شنکر آچارج صدقدل سے ویدانت مت کو مانتے رہے تب تو یہ خراب بات ہے لیکن اگر مکاری اور محض اپنے مخالفوں کو شکست دینے کے لئے انہوں نے دل کے خلاف یہ مت اختیار کیا ہو تو اچھی بات ہے"

کیا خوب! اب سوچئے کہ اس سے مکاری کی ہدایت ہوتی ہے یا نہیں؟-

بشمبر دیال:- یہ ایک دوسرے کی نسبت سوامی صاحب کا خیال ہے۔ اس خیال سے سوامی جی کی ذات کو کیا تعلق؟"

عبدالرحمن:- تو کیا یہ سوامی جی کے منہ سے نکلے ہوئے بچن نہیں۔ آپ ان کا رد کر سکتے ہیں؟"

بشمبر دیال:- خیر یہ ایک دوسرے شخص کی نسبت سوال ہے۔ مگر خصوصیت سے ہمارے مذہب میں جیسی دیانتداری کی تعلیم ہے کسی دوسرے مذہب میں ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اگر نہیں تو آپ اس کا رد کریں"

عبدالرحمن:- بھائی صاحب اگر آپ زیادہ ہی اصرار کرتے ہیں تو آپ ستیارتھ پرکاش کی طبع دوم کے صفحہ ۹۱ پر سوامی صاحب کی یہ ہدایت ملاحظہ فرمایئے:-

"شتروں کو دھوکہ دینے سے جیت ہو تو ایسا ہی کرنا"

واہ کیسی دیانتداری کا ثبوت ہے۔ اُف کس قدر اعلیٰ دیانتداری کی تعلیم ہے۔ کیا اسی تعلیم کا یہ نتیجہ نہ تھا۔ کہ ایک مشہور آریہ کے جس کی چٹھیاں ماہ جون ۱۹۱۶ء میں لاہور کے مشہور اخبار ٹریبون میں نکلتی رہی تھیں۔ اور آریہ سماج کے کہ ایک فریق میں کھلم کھلا اسبات کا پرچار کیا جاتا تھا۔ کہ عشق اور مخالفت میں سب چالیں جائز ہیں

سبحان اللہ دیانتداری اور ایمانداری کی کیسی اعلےٰ تعلیم ہے

بشمبر دیال:۔ "یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ راج نیتی اور پالیٹکس معاملات ہیں۔ اسلام کو اس سے کیا تعلق؟ مکمل دھرم وہی ہے۔ جو اپنے ساتھ پالیٹکس بھی رکھتا ہو۔ بغیر پالیٹکس مکمل دھرم ہو نہیں سکتا۔"

عبدالرحمن:۔ بندہ پرور پالیٹکس نیشنلٹی کو چاہتی ہے۔ مگر ہمارا مذہب تو ہیومنٹی کو چاہتا ہے۔ اور ہیومنٹی کو پالیٹکس سے کیا تعلق؟ یہ بائبل ان لوگوں کے واسطے چاہئیں۔ جو جتھا بندیاں بنائیں۔ جو قوم قوم کا راگ الاپیں۔ مگر اسلام تو بنی نوع عامہ یعنی منش جاتی کے ادھار (نجات) کے لئے پیدا ہوا ہے۔ یہ فرقہ بندیوں کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ راج نیتی انہیں کو مبارک رہے۔"

بشمبر دیال (متنازعہ فیہ مسئلہ سے بیہوتھی کرکے) آپ صرف زبانی طور پر ہی ہیومنٹی اور بنی نوع انسان کی خیر خواہی کی پکار پکار رہے ہیں۔ ورنہ عملی طور سے کچھ بھی نہیں؟

عبدالرحمن:۔ "وہ کیسے ذرا اس کی تشریح تو کی ہوتی۔"

بشمبر دیال:۔ ہاں سن لیجئے جب کوئی مسلمان شدھ ہو جاتا ہے۔ تو آپ اُسے کافر کافر مرتد مرتد کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ شدھ ہو کر وہ کوئی شراب۔ جُوّا وغیرہ نہیں کھیلتا۔"

عبدالرحمن:۔ "خیر وہ شراب یا جُوّا وغیرہ کھیلتا ہے۔ یا نہیں۔ اس کا ثبوت تو آپ کے دھرم کے اصول یا اسکی عملی زندگی دیگی۔ مسلمان اسے خالی مرتد ہی کہتے ہیں۔ مگر جو آدمی آریہ دھرم سے الگ ہو کر کوئی نیا مذہب اختیار کرے اس کے لئے آپ کا ویدک دھرم ایسی خطرناک سزا کا فتویٰ دیتا ہے کہ جس کا تصور کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

بشمبر دیال:۔ "وہ کیسے ذرا آپ ثبوت تو دیں۔"

عبدالرحمن:۔ "اگر بغیر ثبوت کے آپ کی تسلی نہیں ہوتی۔ تو لیجئے ثبوت بھی حاضر ہے۔ ستیارتھ پرکاش طبع دوم کے آٹھویں سملاس میں صفحہ ۱۵۴ پر لکھا ہے:۔ "چاہے گرو ہو چاہے پُتر آدی بالک ہوں چاہے پتا ادی بردھ (ضعیف العمر باپ) چاہے برہمن اور چاہے بہت شاستروں کا شرد تا (سننے والا) کیوں نہ ہو جو دھرم کو چھوڑ ادھرم میں برتمان دوسرے کو بنا۔ پرادھ مارنے والے ہیں۔ ان کو بنا بچارے مار ڈالنا ارتھات مار کے پشچات بچار کرنا چاہیئے۔" یعنی اپنے ماں باپ یا اپنی اولاد یا اپنے استاد کو جونہی تم دھرم سے ادھرم کی طرف جاتے دیکھو وہیں فوراً انہیں قتل کر دو۔ اور ایسے شخص کو بغیر سوچے سمجھے بیشک قتل کرو۔ اور جب انہیں مار چکو۔ پھر اس کے بعد تحقیقات کے لئے بیٹھو۔"

آہ!۔ افسوس مہذب دنیا کے نزدیک یہ ایک ایسا مسلمہ اور نہایت ضروری اصول ہے کہ کسی بڑے سے بڑے مجرم کو بھی بغیر ضروری تحقیقات کرنے اور ملزم کو اپنی صفائی کا موقعہ دینے کے کوئی سزا نہ دیجاوے۔ مگر آپ کا مسلم اصول اسکے سخت مخالف ہے۔ آہ! افسوس ہے۔"

بشمبر دیال:۔ کیا آپ کو بھی اس معاملہ میں چون و چرا کرنے کی گنجائش ہے۔ جس کے مذہب میں زنا کے متعلق ذرا شبہ ہونے پر انسان کو درّوں سے مار مار کر دنبہ بنا دیا جاتا ہے۔

عبدالرحمن:۔ افسوس کہ آپ بغیر سوچے سمجھے منہ سے بات نکال دیتے ہیں۔ بہتر ہو کہ جس طرح میں آپ کی کتابوں کے حوالے دیتا ہوں۔ آپ بھی اسی طرح حوالہ دیں۔ جب تک آپ حوالہ نہ دیں آپ کی کوئی بات قابل سماعت نہیں۔"

بشمبر دیال:۔ میں کچھ عربی تھوڑی ہی پڑھا ہوا ہوں البتہ جو کچھ آپ کہیں گے میں اس پر یقین کرنیکے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ کیونکہ میں بچپن سے جانتا ہوں کہ آپ میں جھوٹ بولنے کی عادت نہیں۔"

عبدالرحمن:۔ خیر پنڈت صاحب میں مشکور ہوں کہ آپ مجھ پر حسن ظن رکھتے ہیں۔ ورنہ مذہبی معاملات میں تو آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ وہ سچ کو بھی جھوٹ ہی سمجھتا ہے۔ پنڈت صاحب ہمارے مذہب میں اندھا دھند سزا دینا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اسلام میں تو یہ لکھا ہے۔ کہ اگر کسی زانی کے متعلق چار گواہ اسکے زنا کے لئے شہادت دیں۔ تو پھر بیشک ایسا انسان واجب السزا ہے۔ مگر آپ کے ہاں تو اندھا دھند سزا دینے میں حد کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جو اس عمل کی توفیق نہیں دیتا۔ ورنہ خدا جانے۔"

بشمبر دیال:۔ "آپ ایسے ہی بیدلیل دعویٰ پیش کر دیتے ہیں۔ کیا کوئی اور بھی ثبوت دے سکتے ہیں۔ جس میں ہمارے مذہب میں اندھا دھند بغیر گواہوں کے سزا درج ہو۔

عبدالرحمن:۔ ہاں کیوں نہیں ذرا کانوں کے پردے کھولکر سنئے گا۔ ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سملاس میں یہ تعلیم دیگئی ہے:۔ کہ چور کے لئے چور کا ہاتھ یا پاؤں یعنی جس انگ سے اس نے چوری کی وہ انگ (اعضاء) اس کا کاٹ ڈالنا چاہیئے۔ اور زانی استری کو کتوں سے کٹوا کر" مروا دیا جائے۔ اور بدچلن شوہر کو لوہے کے پلنگ کو اگنی میں تپا کر لال کر کے اس پر سلا کر جیتے جی بھسم کر دینا چاہیئے۔"

افسوس یہ تعلیم جسقدر ابتدائی زمانہ کی تعلیم ہے۔ وہ ہماری تشریح کی محتاج نہیں۔ مگر سوامی جی نے انیسویں صدی میں پیدا ہو کر خواہ مخواہ ابتدائی زمانہ کی تعلیم کو داخل کر دیا۔

بشمبر دیال:۔ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا ملنا یہ ایک اٹل نیم ہے۔ اس جگہ شاید عورت کی سزا پر آپ کو حرف گیری کا موقعہ ملا ہے۔ حالانکہ جو عظمت ویدک دھرم عورت جاتی کے لئے روا رکھتا ہے۔ اسلام میں اس کا پاسنگ بھی نہیں۔ کہاں ایک خاوند کی چار بیویاں۔ اور کہاں ایک خاوند کی ایک بیوی سے بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا!

عبدالرحمن:۔ میں آپ کی خدمت میں پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اس بات کے لئے اس قدر اصرار نہ کریں۔ مذہبی بحث و مباحثہ بردباری اور تحمل کو چاہتا ہے۔ مگر آپ بہت جلد آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ آپ خاموش رہیں۔ اور پھر مستورات کے معاملہ کی نسبت جو پہلے ہی ایک نازک پہلو لئے ہوئے ہے۔ غور کریں؟"

بشمبر دیال:۔ کیا آپ نے مجھے ایسا تنگ ظرف سمجھا ہوا ہے،

KHILAFAT LIBRARY

آپ بیشک آزادی سے گفتگو کریں۔ میں ہرگز جھوٹ پر بل لانے کا نہیں۔ میں ہٹ دھرمی نہیں۔ ضدی نہیں۔ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنے والا ہوں۔ میرا یہ دلی عقیدہ ہے کہ آریہ دھرم میں جس قدر استری جاتی (عورت ذات) کو عظمت دی گئی ہے۔ اسلام میں اس کا پاسنگ بھی نہیں۔ ہاں اگر آپ کے پاس اس کے رد میں کوئی دلیل ہو تو پیش کریں ورنہ کوئی چیز مجھے اپنے دعوے سے باز نہیں رکھ سکتی"۔

عبدالرحمن:۔ بہت اچھا تو پھر ذرا غور سے سنیئے گا اگر آپ مجھے اس بات کا پختہ یقین دلاتے ہیں۔ کہ اس مذہبی مباحثہ میں صبر سے کام لیں گے۔ تو لیجئے میں بھی حاضر ہوں۔ منوجی مہاراج منو باب ۹ شلوک ۱۹ میں لکھتے ہیں۔ بدفعلی کرنا عورتوں کی عادت ہے۔ یہ وید میں پہلے لکھا ہے۔ پھر اور ملاحظہ ہو۔ منو باب ۹۔ شلوک ۱۵۔ عورت تدبیر نیک سے محفوظ ہو۔ مگر اپنی بداطواری وغلوں دیبوفائی و عادات بد۔ ان باتوں سے شوہر کو رنجیدہ کرتی ہے۔ پھر ملاحظہ ہو منو باب ۹ شلوک ۱۸۔ عورتوں کی کریا منتر سے نہیں ہے۔ یہ دھرم میں داخل ہے ۔۔۔۔ اور منتر ان دونوں سے عورت علیحدہ ہے۔ دروغ کی مانند نامبارک ہے۔ یہ شاستر کا حکم ہے۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ وید کا دھرم اور اس کے رشی مُنی عورتوں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں"۔

بشمبر دیال:۔ آپ ہمارے مذہب کے نقص بتا رہے ہیں۔ منوجی یہ کہتے ہیں فلاں وہ کہتے ہیں۔ مزا تو جب ہے کہ اس کے مقابل آپ اپنے مذہب کی کوئی خوبی بیان کریں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ مسلمان لوگ مستورات کو کونسا درجہ دیتے ہیں۔

عبدالرحمن:۔ بہت اچھا میں حاضر ہوں۔ مسلمانوں کی تمام مذہبی کتابوں میں سے افضل اکمل قرآن شریف ہے۔ جس کو مسلمان لوگ منجانب اللہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کے ہر ہر لفظ پر اپنا تن من دھن قربان کرنیکو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اسلئے میں اپنے روحانی کلام سے ہی عورتوں کی نسبت کچھ عرض کرتا ہوں۔ امید کہ آپ غور سے سنینگے۔ چونکہ عربی عبارت آپ سمجھتے نہیں۔ اس لئے میں صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کرونگا"۔

:"جو شخص نیک کام کرے مرد ہو یا عورت۔ حال یہ ہے کہ مومن ہو۔ پس ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے۔ اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہو پ۵ سورہ نساء۔ پھر اور ملاحظہ ہو:"جو شخص نیک کام کرے۔ مرد ہو یا عورت ہم اسے پاک ستھری زندگی عطا کرینگے۔ اور ان کے اچھے کاموں کے بدلہ میں انہیں اجر دینگے بیشک اسلام والے اور اسلام والیاں۔ ایمان والے اور ایمان والیاں فرماں برداری کرنے والے اور فرماں برداری کرنے والیاں۔ اور صدق والے اور صدق والیاں۔ اور صبر والے اور صبر والیاں اور فروتنی کرنے والے اور فروتنی کرنے والیاں۔ اور تصدق کرنیوالے اور تصدق کرنے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں۔ اور اپنی شرمگاہوں کو نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں۔ اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور بہت یاد کرنے والیاں۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے (ملاحظہ ہو پارہ ۲۲ سورہ احزاب)

بشمبر دیال:"خیر یہ تو جو کچھ آپ کہیں آپ کی مرضی مگر آپ کو یا آپ کے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ جس جگہ اسلام میں ایک خاوند چار بیویاں کر سکتا ہے۔ وہاں وید دھرم کے پیرو صرف ایک پر ہی کفایت کرنا اپنا مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں۔ اب آپ بڑی آسانی سے یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں عورت کی عزت ہے یا آریہ دھرم میں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا"۔

عبدالرحمن:۔ تو اس میں بات ہی کونسی ہے۔ اگر مسلمان چار بیویاں کر سکتے ہیں۔ تو آریہ دھرم میں ایک عورت xx کر سکتی ہے۔

بشمبر دیال:"ارے یہ کیسے؟"

عبدالرحمن:۔ بذریعہ نیوگ"

بشمبر دیال:۔ کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ نیوگ جیسا پاکیزہ اور پوتر مسئلہ صرف ست یگ کے لئے ہی آجکل کلجگ کے زمانہ کے لئے ہرگز ہرگز نہیں"۔

عبدالرحمن:۔ بہتر ہے کہ آپ اب بھی اس کے متعلق زیادہ اصرار نہ کریں۔ کیونکہ یہ ایک نازک مسئلہ ہے ایسا نہ ہو کہ آپ طیش میں آجاویں۔ جس کو میں پسند نہیں کرتا"۔

KHILAFAT LIBRARY

بشمبر دیال:۔ جی آپ نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔ میں کچھ ایسا تنگ ظرف تھوڑا ہی ہوں۔ اگر آپ باقاعدہ اسکے متعلق ہماری مذہبی پستکوں کے حوالے دیتے جائیں گے تو میں آپ کو ہر طرح سے یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنے پاؤں پر بل بھی نہیں لاؤنگا"۔

عبدالرحمن:۔ بہتر تو پھر آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ نیوگ کے پوتر مسئلہ پر صرف ست جگ میں ہی عمل درآمد ہو سکتا ہے۔ کلجگ کے لئے یہ مسئلہ نہیں یہ آپکا دعویٰ غلط ہے۔ رشی دیانند صاحب اس کے جواز کے لئے متعدد حوالے دیتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک آپ کی تسلی کیلئے پیش کرتا ہوں۔ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۸۴ء کے چوتھے سمولاس میں صفحہ ۱۱۴ پر لکھا ہے:" **سوال**۔ ہم کو نیوگ کی بات میں پاپ معلوم ہوتا ہے۔ **جواب**:۔ جو نیوگ کی بات میں پاپ (گناہ) مانتے ہیں وہ بواہ شادی کو پاپ کیوں نہیں مانتے۔ پاپ تو نیوگ کے روکنے میں ہے"۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۴۴ ملاحظہ فرمایئے:" اسبات کو سجن شیگھر ہی پریرتی کریں (یعنے عقلمند لوگ اس ہدایت پر فوراً عمل کرنا شروع کر دیں کیونکہ اس کے بغیر بدھو الوگوں کو سخت ہی دکھ ہوتا ہے۔ اور بڑا پاپ ہوتا ہے۔ ستیارتھ میں اس بات کے کرنے سے دکھ اور پاپ ہرگز نہیں ہونگے"۔ پھر اور ملاحظہ فرمایئے:۔ ستیارتھ بدھی مطبوعہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۵۲۔ نیوگ کا پرچار فوراً کرنا چاہیئے۔ اور اسمیں ہرگز دیری نہیں کرنی چاہیئے"۔ اسی طرح پھر سوامی صاحب نے اپنی چوتھی تصنیف یعنی رگوید آدھی بھاشیہ بھومکا مطبوعہ ۱۹۳۴ بکرمی کے صفحہ ۲۱۵ پر لکھا ہے:" یہی بیوتھا سب سے اوتم ہے"۔ یعنی نیوگ کا پرچار سب سے عمدہ چیز ہے۔ گویا سوامی صاحب کا جہاں کہیں اپنا بس چلا ہے۔ انہوں نے بتصریح نیوگ کی آگیا دی ہے۔ اب آپ

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمایئے)

سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالی نور بک ڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں !!

سوانحعمری حضرت بابو نانک رح

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے تمام باطلہ کا کھنڈن کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا کہ اگر اس وقت اس سارے گون آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے سچے حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ اور معرفت کا دریا روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور۔ اس وقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں۔ جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام کی منادی کرنے والے چند بہی خواہ اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں۔ اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونے کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا دوسرا ایڈیشن معقول اضافہ سے طبع ہوا ہے۔

قیمت مجلد ۱۲ ار

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم

اس نہایت عمدہ کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے

(دستخط نور الدین (خلیفۃ المسیح اول)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ ۱۵ اخبارات نے اس کتاب پر بہت ہی عمدہ ریویو کئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی جسمانی تمدنی ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو۔ دیدرا بائبل اور مہا بھارت کا ہو بہو عکس ہے۔ قیمت فی جلد ۸ ر

آریہ دھرم کا یول

یہ وہی مختصر اور بینظیر جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور بدل ہے اور سنہ ۱۹۱۱ء میں اس کا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بینظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہو گی۔ کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۴۰ کاپی خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کیں

قیمت فی جلد ۱ ر

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

جھوک مہدی والی

پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے یہ وہ شہرہ آفاق ہے۔ جس کا چرچہ گھر گھر ہے اور جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ حظ اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دل ربا ہے قیمت ۴ ر

فتح المبین

یہ وہ مباحثہ جو ۲۱۔ مارچ سنہ ۱۹۱۶ کو نواں شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑے بھاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسقدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے بآواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بینظیر مباحثہ کتابی صورت میں شایع ہو گیا ہے یہ مباحثہ کیا ہے سمجھو کہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے اس امر کو آشکارا کیا گیا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں نجات ناممکن از روئے وید گوشت خوری جائز۔ نکاح ثانی اور نیوگ کے مقابلہ کے بعد آریہ صاحبان کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ ناقابل عمل۔ اور نکاح ثانی عین فطرت کے مطابق۔ قرآن کریم اور وید کا مقابلہ نہایت احسن طریقہ سے کر کے یہ امر اظہر من الشمس اور مبرہن کیا گیا ہے کہ صرف قرآن کریم ہی قابل عمل ہے جو بنی نوع انسان کیلئے حسنات دارین کا ذریعہ ہے اگر آپ اسلام اور آریہ مذہب کا ہو بہو فوٹو دیکھنا چاہیں تو آپ اس مباحثہ کو ضرور ملاحظہ فرماویں۔ اسکی خوبیوں کی اس سے بڑھکر اور کیا گواہی ہو گی کہ سردار بسنت سنگھ اور دیگر غیر مسلم حاضرین مجلس نے اس امر کو بآواز بلند کہہ دیا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود سکرٹری آریہ سماج کو یہ کہنا پڑا کہ ہمارا پنڈت جواب نہیں دے سکا۔ ۲۲×۱۸/۱۶ سائز ۶۰ صفحات۔ قیمت ۴ ر

ثبوت واجب الوجود

ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا جواب بدلائل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ حامل فہم بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے۔ قیمت فی جلد ۶ ر

تدبیر

اس وہم کو ملک سے دور کرنیکے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بحث تقدیر تدبیر توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ جو جملہ اعتراضات جو اس اوق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔

قیمت فی جلد ۶ ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔ فی عدد ار

بھارت برکش

اس کتاب میں ایک مرتد کے مشہور کتاب کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور ایسے احسن طریقہ سے آریہ سماج کے کل اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے ہر ایک اعتراض کا اس میں کسی نہ کسی رنگ میں ضرور جواب پاؤ گے۔ اس کتاب میں اسلام اور آریہ سماج مذہب کا مقابلہ اس احسن طریقہ سے کیا گیا ہے جو قابل شنید نہیں بلکہ قابل دید ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا تھا۔ اور دوستوں کو خریدنے کیلئے سفارش کی تھی قیمت صرف ۸ ر

(ان سب کتابوں کے ملنے کا پتہ :- **مینجر نور قادیان**)

تریاق امراض نسوان

ظاہر ہے کہ اشتہارات ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانیوالی عبارات کا التزام کیا جاتا ہے کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار مقصود نہیں ہوتا۔ اسلئے میں بفضلہ تعالےٰ اشتہاریوں کے عام اور مذکورہ بالا شیوہ احتراز کر کے صرف حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں کہ

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا ہو۔ یا

(۲) جنکے بچے ایک خاص عمر میں تشنج یا ام الصبیان ہوں۔ یا

(۳) جن کو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہوتے اور لڑکے

(۴) جو مرض سیلان ابیض (لیوکوریا) یعنی سفید

پرہیز دسکر کے اور اسکے فضل اور احسان سے

ہیلی اور تیسری صورت میں نو ماہ اور دوسری صورت میں ایک سال اور چوتھی صورت میں ۲ ماہ دوائی کا استعمال کرنا پڑے گا۔ ایک ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

پرچہ ترکیب استعمال ہر صورت میں ہمراہ دوائی ہوگا۔

المشتہر حکیم محمد رمضان عباسی معالج خاندان نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ قادیان

لوگو انکھیں بڑی نعمت ہیں

ہمنے کمال محنت شاقہ سے محض دوستوں کی خیر خواہی سے طب کی قلمی اور پرانی کتابوں سے ایک آنکھوں کا سرمہ تیار کیا ہے اور ابتدائے سوتیا بند ہونے سے غرضکہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے لئے اکسیر ہے کی مفید ہے

قیمت فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ :- قاضی ضیاء الفقر علی صدیقی رہتاسی دروازہ بٹالہ (پنجاب)

تیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظیمہ کو اشتہاری ادویات سے خراب نہ کیجئے۔

سرمہ سیاہ برائے استعمال روزانہ قیمت عہ

سرمہ سفید۔ بھولا۔ جالا۔ دہندہ غبار کو دور کرتا ہے " ۸

سرمہ نخات دیکھتی آنکھوں کا جادو ایکدفعہ میں آرام " ۸

لہونکی بیماریوں کیلئے معجزہ ہے ناخنہ

ول الماء کو دور کرتا ہے " ۸

ے ہزارہا درجہ قیمتی ہے ایک دفعہ

استعمال کیجئے۔ " ۸

اکسیر سفوف برائے زنانی کمزوری

سلیمانی یا اجوائن نہیں ہے قیمت ۸

جوندامل کمپنی مونٹگمری

Amritsar
کھیتاں

نوٹ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کاوری جنتری ۱۹۱۷ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے۔ دس شریف لکھی پڑھی اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا محصول ڈاک بھیجی جاتی ہے۔

جس کا درد وہی جانتا ہے؟
دوسرا کیونکر جان سکتا ہے؟

یوں تو کوئی ایسا مرض نہیں جسکی تکالیف مریض نالاں اور پریشان ہو مگر دمہ کے مریض خاصکر دمہ کے ناقابل برداشت تکلیف دائمی سے بہت ہی پریشان ہوتے ہیں اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلے جانے اور مدت تک حرام ہو جاتی ہے دیکھئے آج اسکو کسقدر تکلیف ہے لیکن افسوس کہ اس لاعلاج مرض کی بازاری دوا زیادہ تر نشہ اور دھتورہ بھنگ بلاڈونا سن ای اوڈائورڈیکر مبنی ہے اسلئے فایدہ ہونا تو درکنار مریض کے موت مارا جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی کیمیاوی اصول سے تیار ہوئی دمہ کی دوا الحول جو کہ صرف ہماری ہی بات ہے بلکہ ہزاروں مریض اس دوا سے شفا پاکر مدارج آپنے بہت خرچ کیا ہوگا۔ لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزمائیں اس میں نقصان نہیں قیمت چھ محصول ۵ر اس دوا کے دو فوائد ہیں (۱) ایک خوراک میں دمہ دبتا ہے (۲) اور کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا ہے اور جب تک استعمال میں رہے دورہ نہیں ہوتا۔ دیکھئے بابو کالکا پرشاد صاحب موضع کھروڑ ضلع جالندھر کیا لکھتے ہیں۔ آپکی دمہ کی دوائی سے مجھے اسقدر صحت ہوئی آپکی دوائی دمہ کی تعریف نہیں کر سکتا "

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا

طبی مشورہ

بہلا حصہ دوسرا ایڈیشن طبی دنیا میں نہایت ارفع و اعلیٰ شان کی سب سے پہلی مفید علم اور سستی کتاب ہے

مختصر فہرست مضامین طبابت میں خطرناک تجارت بیماری اور دوا امراض کی ماہیت اور علاج دیسی قدیمی ڈاکٹر۔ ڈاکٹر ہیوا۔ ڈاکٹر پانی ڈاکٹر مفید ڈاکٹر ہنید ڈاکٹر ورزش ڈاکٹر آگ ڈاکٹر آفتاب ڈاکٹر خیال ڈاکٹر اعتقاد۔ ڈاکٹر توجہ یہ ہر یکجہ یہ غلام بدرجہ قوۃ ارادی انسان نسخہ جات اور عام مفید کے خواص روزانہ ضروریات کی اشیاء دلچسپ معلومات افیون بھنگ تاکو چائے سلاجیت شراب اور کافور گرفت انگ وغیرہ وغیرہ بخار دق برنصمی قبض پیچش زکام دمہ ہیضہ امراض چشم دہیضہ واسہال معمولی امراض پر دلچسپ طریقہ علاج نرلی کرم کی تشریح اور طریق وغیرہ پر بیشمار مضامین درج ہیں قیمت فی جلد ۲ر محصول ڈاک ۲ر

تین جلد بمعہ محصول ڈاک عہ دوسرا

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔

میاں الہ بخش طبی شیر کنور بہت سنگھ صاحب بہادر آف کیمور تھذیہ کتاب پبلک کے ہر طرح سے مفید ہے ڈاکٹر گوکل چند صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لا لاہور طبی مشورہ کا مطالعہ ہر شخص کیلئے بہت مفید ہے نور قادیان نہایت ہی مفید ہدایات درج ہیں۔ بدر قادیان نہایت ہی ضروری مفید مشورے دیکر ملک کی بے انتہا خدمت کی ہے۔ بہ قیمت مشورہ ہے۔ ہندوستان لاہور بیسویں صدی کے علم طب کا عطر کھینچا ہے غرضیکہ نہایت ہی مفید اور دلچسپ کتاب ہے آریہ گزٹ لاہور۔ واقعی مفید ہے

L 7.04

۴۱

بخدمت تزلیف مشی عبدالرحیم صاحب